٧٨٦

چار نغمے

تقریب شادی

جناب حسن الدین احمد صاحب ام۔ اے۔ (عثمانیہ)

عزیز احمد

علی احمد

مختار احمد

وصی احمد

۹ر جمادی الآخر ۱۳۹۶ھ



نغمۂ طرب

عزیز احمد بی۔ اے (عثمانیہ)

اے حسیں ہیں آج عشق و دل جہاں تیرے لئے
نغمہ ہائے بربط کون و مکاں تیرے لئے

آج جی بھر کر پلائیگا تجھے صہبائے عشق
آج خُم بر دوش ہے بخت جواں تیرے لئے

آ رہی ہے زندگی اُلٹے ہوئے رُخ سے نقاب
ایک اک ذرہ ہے آج اک داستاں تیرے لئے

آ قدم اپنے اُٹھا گلزار ہستی کی طرف
منتظر ہے اک بہار جاوداں تیرے لئے

کہکشاں بھی آج تیرے ہی لئے ہے ضو فشاں
ہیں ستاروں کی تبسم ریزیاں تیرے لئے

صرف کلیاں فرط عشرت سے چٹکتی ہی نہیں
بلبل و گل میں بھی ہیں سرگوشیاں تیرے لئے

جن نگاہوں میں رہا کرتی تھی پوشیدہ حیا
آج ان نظروں کی ہیں بے باکیاں تیرے لئے

آج قسمت نذر کو لائی ہے کیا کیا نعمتیں
یہ طرب، یہ کیف، یہ رنگینیاں تیرے لئے

زندگی کے ہر نفس میں کوئی شامل ہو گیا
اب نہ ہوں گی بار جاں تنہائیاں تیرے لئے

کیوں نہ کھل جائیں بھری محفل میں اس سہرے کے پھول
ہر سخن ہے آج عشرت کا نشاں تیرے لئے

نغمۂ نو

علی احمد بی۔اے (عثمانیہ)

خوشا قسمت کہ اک قصہ نیا آغاز ہوتا ہے جو تھا خاموش اب تک مرتعش وہ ساز ہوتا ہے
نہ پوچھو انجمن آرائیاں ایوانِ خلوت کی کسی تنہا جوانی کا کوئی دمساز ہوتا ہے

گھٹائیں خندہ زن ہیں، بجلیاں شمعیں جلاتی ہیں کھلے ہیں پھول لہر کے بہاریں جگمگاتی ہیں
مسرّت کا تقاضا اب چھپانے سے نہیں چھپتا لبوں پر گنگناہٹ ہے، نگاہیں مسکراتی ہیں

قریبِ زندگی یہ کون لہراتا نظر آیا رگِ جاں جھوم اٹھی آنکھ میں نشہ اتر آیا
ربابِ زیست کی خاموشیاں ٹوٹیں فضا گونجی ہوا نغمہ بداماں ہر نفس، یہ کون در آیا

یہ وہ آیا مکمل جس سے بزمِ دوستی ہوگی حسن کے لب پہ اب تو قہقہا ہنسی ہوگی خوشی ہوگی
جلیں گی نور کی شمعیں مبارکباد دینے کو اندھیرا دور ہوگا، روشنی ہی روشنی ہوگی

نغمۂ عشق

حافظ مختار احمد بی-اے-ال ال-بی (عثمانیہ)

رنگ پر آج آ رہی ہے زندگی کی داستاں
آج ہر ذرہ ہے ہمدوشِ بہارِ جاوداں

آج حسن الدین کے سر پر کھلے سہرے کے پھول
جھومتی ہے ہر کلی لیتی ہوئی انگڑائیاں

سرد نبضوں میں روانی آ گئی ٹوٹا جمود
خامشی میں بج اٹھا سازِ جوانی الاماں

شادمانی و تبسم بے حد و بے انتہا
عیش بے پایاں، مسرت کارواں در کارواں

ہر قدم پر دلکشی ایواں کی دامنگیر ہے
دے رہی ہیں دعوتِ نظارہ بزم آرائیاں

نشۂ جامِ طرب سے یوں فضا مخمور ہے
بارشِ صہبا کریں جیسے کسی کی مستیاں

تن رہی ہے لال پیلی ڈوریاں قوسِ قزح
پرچمِ نصرت اڑاتی ہیں شفق کی دھاریاں

دیکھ کر جلوے زمیں کے چشمِ انجم دنگ ہے
محوِ نظارہ ہے بامِ آسماں سے کہکشاں

کیا مبارک وقت ہے مختار کیا اچھی گھڑی
شاہدِ فطرت کے لب پر ہیں مبارکبادیاں

نغمۂ نشاط

وصی احمد ایم-اے (عثمانیہ)

نظام پریس

ہوتا ہے! اے ہمدم آغاز آج نئے افسانے کا
ہوگا زیست کی محفل میں دور آج نئے پیمانے کا

بیت گیا وہ دورِ حیاتِ سادہ کا جو تنہا تھا
رات کی تنہائی میں جب دل پہروں سوچا کرتا تھا

کیوں راتوں کو چاند فلک پہ آوارہ سا رہتا ہے
سورج کس کی خاطر دن بھر آگ میں جلتا رہتا ہے

کیوں پھولوں کی خلوت گہ میں بھونرا رقص کو آتا ہے
کیوں پپیہا باغوں میں گل کی پیار چند لاتا ہے

کیوں پروانے شمعوں پر خود آ کر جل مرتے ہیں
جب سارا عالم سوتا ہے کیوں تارے جاگا کرتے ہیں

ہمدم! فطرت کی یہ پہیلی اب خود حل ہو جائے گی
جیون ساتھی کو پا کر جب تنہائی کم ہو جائے گی

یعنی خموشی ختم ہوئی، آغاز تکلم ہوتا ہے
کلیوں نے انگڑائی لی! بیدار تبسم ہوتا ہے

کرنیں جوڑی جاتی ہیں، تعمیر ستاروں کی ہوگی
جمع بہاریں کی ہیں، تخلیق شراروں کی ہوگی

چاک ہوا غنچوں کا دامن، پھول اب بن جائیں گے
ساز کے پردے ہلتے ہیں اب نغمے بکھرے جائیں گے

لمحہ لمحہ عشرت کی تنویروں سے مہ پارہ ہے
ساعت ساعت نزہت کے فواروں کا گہوارہ ہے

عطر و عنبر کے جھونکے کیا جانے کیا کیا کہتے ہیں
جیسے رنگ و بو کے جھرنے کہساروں میں بہتے ہیں

کس کے سر قسمت نے باندھا سہرا اتنی چاہت سے
کرتی ہیں پھولوں کی بارش حوریں باغِ جنت سے